Regd No L 5253

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل لاہور (پاکستان)

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½

قیمت ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴	۱۱ شہادت ۱۳۲۹ ہش	۱۱ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۸۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ اپریل: مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت میں بدستور کمزوری ہے سانس کھینچ کر آنے کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ احباب آپ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

بیت المقدس کی بین الاقوامیت: قاہرہ ۱۰ اپریل: عرب لیگ کونسل نے فلسطینی سیاسی کمیٹی کی ان تمام سفارشات کو منظور کر لیا ہے جن میں بیت المقدس کی بین الاقوامیت، شہری ہوا بازی کے لئے امداد دی کی حمایت، اقوام متحدہ کی سماجی اقتصادی کونسل میں ایک خالی نشست کی امیدواری کی حمایت اور فلسطینی پناہ گزینوں کے لئے امداد ...

پارلیمان پاکستان میں

کراچی ۱۰ اپریل: آج پاکستان پارلیمنٹ نے ایک اور بل پاس کیا ہے بین الاقوامی مالی فنڈ اور تعلیم و ترقیات کے بین الاقوامی ادارے کی رکنیت کے متعلق پاس کیا۔ وزیر خزانہ نے اس سلسلے میں بتایا کہ تقسیم کے وقت یہ طے پایا تھا۔ کہ ان اداروں کی رکنیت کے بعد ان کی رکنیت فیس کا ایک حصہ سونا اور ڈالر بھارت اس میں سے ادا کرے گا ... ادا کیا ہوا ہے جس کا حصہ ۱۷½ فی صدی بنتا ہے۔

— سوالات کے وقت نائب وزیر خارجہ نے ایوان کو بتایا کہ آسام سے مسلمانوں کو زبردستی نکالنے کے سلسلے میں بھارت حکومت کو ایک احتجاجی یادداشت بھیجی گئی تھی۔ لیکن اس کا تا حال کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ نے ایک اور سوال میں یہ بتایا کہ ... سے آخر مارچ تک ... لاکھ مہاجر بھارت سے آچکے ہیں اور کہ حکومت پاکستان افریقہ میں پاکستانی مسلمانوں کے مفادات کی نگہداشت کے لئے ایک ٹریڈ کمشنر کے تقرر پر غور کر رہی ہے۔

— ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ عورتوں کو صرف انہی ملازمتوں پر نہیں لیا جاتا جن میں انہیں تکلیف دہ دورے کرنے پڑیں اور کافی شدید محنت اٹھانی پڑے۔

— آج مرکزی اسمبلی کے ایک عیسائی رکن مسٹر ڈیلا رام نے حلف وفاداری اٹھایا۔

راستہ پر چلیں۔ آپ نے آخر میں یقین دلایا کہ پاکستان امن و آشتی کا دلدادہ ہے۔ اور وہ عبادت کے ساتھ اپنے تنازعات کو آشتی اور باہم گفتگو ہی سے حل کر لینے کو مستحسن جانے گا۔

مشترکہ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کا مصمم ارادہ ۔ اقلیتوں کو اکثریت پر اعتماد کرنے کی تلقین

کراچی ۱۰ اپریل۔ آج پاکستان کے وفاقی دارالحکومت میں دونوں وزرائے اعظم کے مشترکہ معاہدے پر عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں پاکستانی عوام سے حکومت کے ساتھ کامل تعاون کی اپیل کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان آنریبل لیاقت علی خان نے دونوں ملکوں کی اقلیتوں کو اکثریت پر اعتماد کی تلقین کی اور کہا یہ ایک پیش پا افتادہ چیز ہے کہ اعتماد سے ہی اعتماد پیدا ہوا کرتا ہے۔ اگر اقلیتیں دل سے اکثریت پر اعتماد کرنا شروع کر دیں۔ اور پہلی غلط فہمیوں کو دل سے نکال دیں۔ تو حالات بہت جلد خوشگوار کروٹ بدل سکتے ہیں۔ تقریر کے شروع میں آپ نے معاہدے کا جسے آج صبح آپ نے مجلس قانون ساز میں پیش کیا تھا، مختصر خاکہ بتاتے ہوئے کہا۔ معاہدے کے پہلے حصہ میں ان کو شامل کر لیا گیا ہے جو اس وقت بھارت کی اقلیتوں کو عام طور پر اور مغربی بنگال اور آسام اور مشرقی پاکستان اور تری پورہ کی اقلیتوں کو درپیش ہیں۔ اور کہ جن کا تعلق ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے ساتھ ہے۔ آپ نے کہا بنیادی حقوق سے ہماری مراد وہی حقوق ہیں جن کا تعلق قرارداد اغراض و مقاصد میں وضاحت آگیا ہے۔ ہر پاکستانی کو خواہ کسی مذہب کا پابند ہو ایک ہی جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔ ... کی زندگی ... عزت اور تہذیب کی حفاظت حکومت پاکستان کا فرض ہوگا۔ ہر جگہ جانے اور ہر جگہ رہنے اور مملکت کے کاج میں برابر کا حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ آپ نے کہا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے علاقائی تعصب پھیلانے۔ علاقائی دخل اندازی کی تلقین کرنے اور جنگ کی بے بنیاد خبریں اڑانے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ سب سے آخر میں آپ اس معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔ میں اس معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کا مصمم ارادہ کر چکا ہوں اور مجھے امید ہے کہ پنڈت نہرو بھی اپنی اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آخر میں خان لیاقت علی نے پاکستانی عوام سے اس اہم ذریعے کی انجام دہی میں کامل تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ آؤ ہم اتحاد عمل اور اتحاد رائے کے ساتھ نیکی اور خوشحالی کے

پاکستان و بھارت میں اقلیتوں کے تحفظ کیلئے مشترکہ معاہدہ — جان۔ مال۔ تمدن۔ عبادت اور تقاریب مناسکنے کی کامل ضمانت

کراچی ۱۰ اپریل: آج صبح پاکستان اور بھارت کی پارلیمنٹوں میں بیک وقت دونوں مملکتوں میں اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق دونوں وزرائے اعظم کا تیار کردہ معاہدہ پیش ہوا جس کا اہم ترین حصہ جو ٹھوس دور رس اور موثر ذرائع پر مشتمل ہے وہ یہ ہے کہ دونوں حکومتیں دونوں طرف اقلیتوں کے تحفظ کے لئے مغربی بنگال۔ آسام اور مشرقی بنگال میں ایک ایک کمیشن مقرر کریں گی۔ جن میں ایک ایک اقلیتوں کا نمائندہ بھی لیا جائے گا۔ ان کمیشنوں کا صدر صوبائی وزیر ہوگا۔ اور اس میں اکثریت و اقلیت کا ایک ایک نمائندہ رکن ہوگا۔ یہ دوسرے دونوں رکن متعلقہ صوبے کے مجلس قانون ساز کے ارکان میں سے لئے جائیں گے اس کے علاوہ دونوں حکومتیں ایک ایک مرکزی وزیر نامزد کریں گی جو فساد زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔ اقلیتی کمیشنوں کے اجلاس میں شامل ہوا کریں گے۔ اور ۱۹۴۸ء کے مقرر کردہ اقلیتی بورڈوں کے موجب مشورہ دیں گے کہ کیا جو گارنٹی دونوں طرف اقلیتوں کے تحفظ کی دی گئی ہے۔ اس پر عمل بھی ہو رہا ہے یا نہیں کمیشن اپنی رپورٹوں کی ایک ایک نقل سرکاری وزراء کو بھی دیا کریں گے۔ دونوں مرکزی وزراء میں کسی مسئلے پر اختلاف رائے کی صورت میں معاملہ پاکستان و بھارت کے وزرائے اعظم کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ جو اگر خود نہ سلجھا سکیں گے۔ تو مل کر فیصلہ کیا کریں گے کہ اسے کیونکر سلجھایا جائے اور کس سے ... بھارت کی ریاست تریپورہ میں اقلیتی کمیشن کے علاوہ ایک ایک تحقیقاتی کمیشن بھی مقرر کیا جائے گا۔ جو جائزہ لے گا کہ فسادات کیوں اور کس حد تک ہوئے اور اس کی کیا وجہ تھی۔ اور روک تھام کے ذرائع کیا ہیں۔ اس کمیشن کا صدر اقلیتوں کا اعتماد رکھنے والا کوئی ہائی کورٹ کا جج ہوگا۔ دونوں ملکوں کی حکومتوں نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے۔ کہ دونوں طرف جارحانہ لوٹنے اور فسادات کرنے والوں کو اگر ضرورت پڑے تو خاص عدالتیں مقرر کر کے سزا دی جائے۔ جرم سے باز رکھنے کے لئے اجتماعی جرمانے کئے جائیں۔ زبردستی تبدیلی مذہب کو قبول نہ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کا پتہ چلانے اور مغویہ خواتین کی بازیابی کے لئے ایک ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ دونوں حکومتوں نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ دونوں طرف ہر شہری کو اپنے جان۔ مال۔ تمدن۔ عبادت اور تقاریب مناسکنے کی کامل آزادی ہوگی جو لوگ خوف زدہ ہو کر ادھر جانا بھی چاہیں۔ انہیں حفاظت اور حمل و نقل کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ اور تارک وطن کو اپنے ساتھ ذاتی عائد اور منقولہ کے علاوہ ڈیڑھ سو روپیہ فی بالغ اور ۷۵ روپے نابالغ کے حساب سے نقدی لے جانے کی بھی اجازت ہو۔ اور اگر وہ زیورات کسی ڈر کی وجہ سے نہ لے جانا چاہے تو بنک میں جمع کرا ... اور ان کے انتقال کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ اور کسٹم والے پریشان نہیں کریں گے غیر منقولہ جائیداد کا حق ملکیت و قبضہ بحال رہے۔ اور اگر وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۵۰ء تک واپس آجائے۔ تو اسے واپس دے دیا جائے۔ مہاجرین سے متعلقہ ایک اور کمیٹی ... جو تارک وطن کے مقررہ میعاد کے اندر واپس نہ آنے کی صورت میں جائیداد کے انتقال و تبادلے کے انتظام میں مدد دے گی۔ واپس نہ آنے والوں کی ملکیت برقرار رہے۔ اس کمیٹی کے تین نمائندے ہوں گے۔ حکومت کی طرف سے اس کمیٹی کو تارکان

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس ... بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۱ اپریل ۱۹۵۰ء

خطرناک کھیل

ہم نے پہلے بھی یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلامی اصول ایسے ہیں کہ ہر ماحول میں خاص حد تک ان پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ چند دن ہوئے ہم نے الفضل میں بتایا تھا کہ حکومت خواہ صالحین کی ہو یا نہ ہو ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ حتی الوسع اسلامی اصولوں کو بروئے کار لانے کے لئے کوشاں رہے اور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ حکومت سے ٹکر لے۔ اور اس طرح ملک میں فتنہ وفساد اور انارکی کا دروازہ کھول دے۔ بلکہ ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرے۔ کہ ملک میں امن وامان قائم رہے۔ تاکہ لوگوں کے ذہن حق کو قبول کرنے کے لئے پُرسکون رہیں۔

اللہ تعالےٰ نے الفتنۃ اشد من القتل یعنی فتنہ برپا کرنا قتل کرنے سے بھی زیادہ سخت جرم ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے کہ انارکی کی حالت میں عوام کے جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو نیکی بدی کی پہچان نہیں رہتی۔ خواہ مقصد کتنا بھی نیک ہو یقیناً فتنہ و فساد کا طریق اسلام کے نزدیک اس کے حصول کے لئے نادرست ہے۔ پھر جب ملک میں اندرونی فتنہ وفساد برپا ہو جائے۔ اس کا دشمنوں کا شکار بن جانا بہت آسان ہوتا ہے۔ اس لئے اسلامی حکومت، ہو یا دنیاوی کوئی حکومت برداشت نہیں کرسکتی کہ ملک میں اندرونی فتنہ وفساد رونما ہو اس لئے وہ سختی سے اس کو دبانے کا حق رکھتی ہے۔

ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ اسلامی اصول اتنے آسان ہیں کہ کچھ اس اندازہ سے بنائے گئے ہیں کہ اگر کوئی حکومت خاص طور پر اسلامی اصولوں کو بزور دبانے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ مذہبی آزادی دیتی ہو تو ایسی حکومت میں ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اول اسلامی اصولوں پر خود عمل پیرا ہو۔ اور دوم دوسروں کو بھی زیادہ سے زیادہ ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرے۔ بے شک ایک ایسی حکومت جس کے صاحبان اقتدار صالحین ہوں اسلامی اصولوں کے پنپنے کے لئے بہترین حکومت ہوتی ہے۔ لیکن اگر ایسی حکومت قائم نہ ہو۔ تو ایسی حکومت بپا کرنے کے لئے بھی کچھ اسلامی اصول ہیں۔ جن کی پابندی ویسی ہی اسلامی ہے۔ جیسا کہ اسلامی حکومت کو بپا کرنا اسلامی ہے۔ اور ان اصولوں میں سے بنیادی اصول یہی ہے کہ ملک میں اندرونی فتنہ نہ پیدا ہونے دیا جائے۔ اور کوئی ایسا طریق نہ اختیار کیا جائے۔ جس سے ملک کے مختلف گروہوں کے درمیان فساد برپا ہو جائے یا خود حکومت اور ایک فریق کے درمیان زور آزمائی شروع ہو جائے

دنیاوی جمہوری حکومتوں میں اسکو آئینی طریق کار کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ دنیاوی جمہوری حکومتوں کا نقطہ نظر صرف اس دنیا کی عقلمندی تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں پارٹی بازی کو جائز سمجھا گیا ہے۔ اور یہ اصول اس میں درست ہے کہ ایک پارٹی اکثریت حاصل کر کے ملک کے سیاہ وسفید پر قابض ہو جائے۔ خواہ اس کے اصول فی الواقعہ صحیح ہوں یا غلط کیونکہ دنیاوی جمہوری حکومت میں اصولوں کی صحت کی کوئی خاص وقعت نہیں سمجھی جاتی۔ ایک پارٹی کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ اتنی اکثریت حاصل کرلے۔ کہ انتخابات میں اس کے ارکان زیادہ سے زیادہ منتخب ہو جائیں لیکن اسلام چونکہ صرف دنیاوی دانشمندی تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ہر فرد کے اعمال اس دنیا کی زندگی سے تجاوز کر کے اس کی آئندہ زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام دنیاوی جمہوری طریق کار یعنی پارٹی بازی کی مطلقاً اجازت نہیں دیتا اگر کوئی پارٹی ایسی کھڑی ہوتی ہے۔ جو کہ ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کی خواہشمند ہوتی ہے۔ تو وہ دنیاوی جمہوری پارٹی سسٹم کے طریق کار کو اختیار نہیں کرتی۔ اور محض اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی نہیں بناتی۔

یہاں مسلم لیگ کی مثال دینا غلط ہوگی مسلم لیگ کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا۔ کہ متحدہ ہندوستان میں ایک ایسی حکومت بنائی جائے۔ جو اسلامی اصول پر وضع کی جائے۔ بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ تمام وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ایسی آزادی حاصل کرلیں۔ کہ وہ اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کرسکیں۔ چنانچہ جب متحدہ ہندوستان میں یہ امر ناممکن نظر آیا تو اس نے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ شروع کردیا۔ اور آخر پاکستان بنانے میں کامیاب ہو گئی چونکہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان کہلانے والوں کی ہستی مخدوش نظر آتی تھی۔ اس لئے مسلم لیگ کا موقف صحیح تھا۔ اور جو اس نے کیا موقعہ کے لحاظ سے بہترین تھا۔ اس کا یہ مقصد بے شک اسلامی تھا۔ اور اس کا طریق کار بھی اس معنے میں اسلامی تھا۔ کہ اس نے انہی ہتھیاروں سے کام لیا۔ جن ہتھیار سے دشمن تمام مسلمانوں کو ایک دائمی غلامی میں جکڑ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

اب اگر مسلم لیگ کا مقصد یہ ہوتا کہ متحدہ ہندوستان میں صالحین کی حکومت قائم کی جائے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ایسی صورت میں تقسیم کا سوال کوئی معنے نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ اس کا طریق کار اشاعت وتبلیغ اسلام ہوتا۔ یعنی مسلمانوں کو بھی اسلام کا پابند بناتی۔ اور تبلیغ سے غیر مسلموں کو بھی اسلام کا پابند بناتی۔ یہاں تک کہ حقیقی صالحین کی اکثریت ہو جاتی۔ اور خود بخود یہاں اسلامی حکومت قائم ہو جاتی۔

پاکستان اب ایک ایسا وطن ہے جس کی اکثریت مسلمان کہلاتی ہے۔ لیکن وہ لوگ بھی جو یہاں اسلامی آئین کے بظاہر انتہائی خواہشمند ہیں وہ بھی اتنا تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آج مسلمانوں کی عملی حالت اتنی گری ہوئی ہے۔ کہ آئین میں فوری انقلاب نقصان دہ ہوگا۔ چنانچہ وہ خود مانتے ہیں کہ حضرت سید احمد شہید علیہ الرحمۃ کی اسلامی حکومت کے قیام کی کوشش اسی وجہ سے ناکام ہوئی۔ کہ عوام اس انقلاب کے لئے تیار نہ تھے۔ (مودودی صاحب کا رسالہ تجدید واحیائے دین) اس لئے کوئی اسلامی سیاسی پارٹی بنا کر حکومت سے مطالبات کرنے سے بدرجہا بہتر یہی ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی انقلاب پہلے پیدا کیا جائے کیونکہ اول تو ایسی سیاسی پارٹی بنانے کا اسلام میں جواز ہی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس کی وجہ صاف ہے ایسی پارٹی بھی دوسری پارٹیوں کی طرح صالحین اور غیر صالحین کا امتیاز کھو بیٹھتی ہے۔ اور محض اپنی طاقت کو بڑھانے اور اپنے مطالبات کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ہر طرح کے لوگوں کی امداد کو غنیمت سمجھنے لگتی ہے۔ اور اور آخر خالص سیاسیات کے بھنور میں پھنس کر اپنی کشتی ڈبو دیتی ہے۔ اور باوجود فتنہ وفساد سے بچنے کے ادعا کے اس فتنہ کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ جس کو اسلام میں اشد من القتل کہا گیا ہے۔

پاکستان تو ایک نوزائیدہ ملک ہے۔ مصر ایسے قدیم ملکوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی ہمیشہ اکثریت رہی ہے۔ یہ طریق کامیاب نہیں ہوسکا۔ اس ضمن میں مصر کے شہزادہ محمد علی کا اخباری نمائندوں کو حسب ذیل بیان نہایت سبق آموز ہے

"مجھے اخوان المسلمین ایسی جماعت کے انجام پر سخت دکھ ہے۔ اس کا مشن محض مذہبی تھا۔ اور اس کا مقصود اسلامی روایات کا تحفظ تھا۔ اگر یہ لوگ اسی مشن پر کاربند رہتے۔ اور اس سے ہٹ کر سیاسیات کے خارزار میں نہ پہونچ جاتے۔ جہاں چپقلش اور خلفشار کی الجھنوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ تو ان کی سرگرمیوں پر پابندی نہ لگائی جاتی۔ اور یہ جماعت ایک عظیم المرتبت اور مہتم بالشان کارنامہ انجام دیتی۔" (کوثر ۹ اپریل ۱۹۵۰ء)

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صحیح اسلامی پارٹی سیاسیات میں حصہ نہیں لے سکتی۔ بلکہ اس کا صرف اتنا مطلب ہے۔ کہ اسے دنیاوی جمہوری پارٹی بازی کے طریقوں سے قیادت بدلنا اپنا منتہائے مقصود نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ اس کو چاہیئے کہ آئینی طریقوں سے صحیح صالحین کی اکثریت پیدا کرے۔ تاکہ بغیر کسی فتنہ وفساد کے خود بخود فطری طور پر صحیح قیادت بروئے کار آجائے۔ جیسا کہ حصہ اول میں لکھا تھا۔ اسلام محض ایک نظریاتی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک حقیقی صالحین کی تحریک ہے۔ اور حقیقی صالحین کی حکومت کسی ملک میں اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی۔ جب تک ملک کی اکثریت حقیقی صالحین پر مشتمل نہ ہو۔ پاکستان میں جو لوگ اس محکم بنیاد کے بغیر محض عوام کے خواہشاتی جذبات سے کھیلنا چاہتے ہیں۔ ان کو مصر کی انجمن اخوان المسلمین کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ دراصل وہ اسلامی قانون کے نفاذ میں سب سے بڑی روک پیدا کرنے کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی جدوجہد نہ صرف بیکار رہی ہوگی۔ اور نہ صرف ملک بلکہ اسلام کے لئے بھی سخت مضر ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس طرح عوام یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جب تک حکومت اسلامی شریعت پر قائم نہ ہوگی۔ وہ اسلام پر عمل ہی نہیں کرسکتے۔ اس طرح وہ بے عملی میں اور بھی پختہ ہو رہے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو ملک میں فتنہ وفساد چاہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو محض خودغرضی کی وجہ سے موجودہ قیادت کے دشمن ہیں اسلام کے نعرہ میں شامل ہو کر ملک میں سخت ابتری کا باعث ہوسکتے ہیں۔ بہرحال ایک صحیح اسلامی جماعت کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کو عام ہوں یا خواص اسلام پر عامل بنائے اور قیادتیں بدلنے کے خطرناک کھیل سے مجتنب رہے۔

جماعت کی موجودہ سستی زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جاسکتی

ہمیں اپنے ملک اور عزت کی حفاظت کے لئے تیار رہنا چاہیئے

مجلس شوریٰ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] اپریل ۱۹۵۰ء کو مجلس مشاورت کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر ارشاد فرمائی۔ اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

فرمایا درحقیقت جلسہ کے بعد جن حالات میں سے میں گزرا ہوں۔ ان میں یہ مشکل نظر آتا تھا۔ کہ میں شوریٰ میں حصہ لے سکوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دے دی۔ اب بھی میرا گلا زخمی ہے۔ اور اگرچہ اب کچھ آواز نکلنے لگ گئی ہے۔ مگر کئی دن ایسے گزرے ہیں کہ میرے حلق سے آواز نہیں نکل سکتی تھی۔ اگر بولنے کی کوشش بھی کرتا تو شدید ضعف ہو جاتا۔ اور بخار ہو جاتا۔ ان حالات میں میں سمجھتا تھا کہ آواز ختم ہو گئی ہے۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ آواز نکلنی شروع ہوئی گو آواز اب بھی پھٹی ہوئی ہے لاہور میں ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا تو انہوں نے کہا کہ بچپن اور جوانی میں یہ مرض لمبا ہو جایا کرتا ہے۔ اور اگر بڑھاپے میں ہو جائے تو یہ مرض بہت لمبا ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے یہ موقعہ دیا۔ کہ میں اس وقت بول سکتا ہوں۔ اور اپنی آواز دوستوں تک پہونچا سکتا ہوں۔ ان حالات میں زیادہ بولنا خطرہ سے خالی نہیں اور میرے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کم بولوں تا ایسا نہ ہو کہ مرض عود کر آئے۔ اور علاج میں مشکل پیدا ہو جائے۔

حضور نے فرمایا میں اس موقعہ پر کارکنوں کو دو باتوں کے متعلق ہدایات دینی چاہتا ہوں۔ اول تو یہ کہ شوریٰ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شوریٰ کے لئے مناسب سامان مہیا کرنا چاہیئے اور شوریٰ میں نمائندگان اور زائرین کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنانی چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا پرانا طریق زمین پر بیٹھنا ہی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ زمین سے اٹھ کر بات کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بولنے والے کے دل میں یہ یقین پیدا کرنے کے لئے کہ اس کی آواز سنی جارہی ہے ضروری ہے کہ وہ حاضرین سے اس طرح خطاب کرے کہ وہ انہیں نظر آئے اور وہ اسے نظر آئیں۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب بولنے والے کو کرسی کی سہولت حاصل ہو۔ اس غرض کے لئے اگر سستی قسم کی کرسیاں لے لی جائیں۔ تو اس پر زیادہ خرچ نہیں آتا۔ پھر کچھ کرسیاں۔ گھروں سکولوں اور دفاتر سے بھی اکٹھی کی جاسکتی ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس مجلس میں کارکن بھی ہیں اور نمائندگان بھی ہیں۔ ممبروں کے لئے کوئی امتیازی نشان لگانا مشکل ہے۔ لیکن کارکن کوئی نہ کوئی امتیازی بیج لگا سکتے ہیں۔ تا پتہ لگ سکے کہ وہ کارکن ہیں نمائندگان نہیں۔ شوریٰ کے منتظمین کو چاہیئے۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے بیجوں کی مانند شوریٰ کے بھی بیج تیار کرائیں۔ اور اس موقعہ پر وہ کارکنوں کو لگائے رکھنے کی ہدایت کریں۔ تا ووٹ لیتے وقت کسی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔ اور غیر آدمی آسانی سے پہچانا جاسکے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا اب وہ زمانہ آگیا ہے جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صادق آتی ہے کہ من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شہید کہ جو شخص اپنی دولت اور عزت کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔ ہمارے ملک پر اب اگر خدانخواستہ تباہی آئی۔ تو اس کا اثر ایران کی سرحدوں تک چلا جائے گا۔ دوسرے لوگ تو غیر منظم ہیں۔ وہ جہاں چاہیں بکھر جائیں گے۔ مگر ہمارے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ ہم بغیر تنظیم کے کام نہیں کر سکتے یہ درست ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کام کو خود چلائے گا۔ مگر کیا دنیا کے تمام کاموں میں آپ یہی کہا کرتے ہیں کہ انہیں خدا چلائے گا۔ اور خود کچھ نہیں کیا کرتے

اسی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے دوستوں کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ فوجی ٹریننگ حاصل کریں۔ تا ان میں ایسی طاقتیں پیدا ہو جائیں۔ کہ اگر ضرورت پڑے۔ تو وہ ملک کی خدمت کر سکیں۔ کچھ دوست گئے۔ اور انہوں نے کام بھی کیا۔ لیکن اب پھر سستی طاری ہے۔ اور جماعت میں بے رغبتی پیدا ہو گئی ہے۔ جو افسوسناک امر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ آپ مساجد میں بھی فنون جنگ سکھایا کرتے تھے۔ صحابہ رضؓ کے وقت ۱۶ فیصدی لوگ جہاد میں حصہ لیتے تھے۔ اگر جماعت صحابہ رضؓ جتنا حصہ نہیں لے سکتی۔ تو کم از کم یورپ کے قاعدہ کے مطابق اسے حصہ لینا چاہیئے تھا۔ ان کے ہاں ساڑھے چھ فیصدی لوگ لڑائی میں شامل ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اگر ایک لاکھ احمدی بھی سمجھ لئے جائیں۔ تو ۶ ہزار احمدیوں کو فوج میں جانا چاہیئے تھا۔ لیکن موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ جتنی تعداد میں نے کہی تھی وہ بھی پوری نہیں ہو رہی

فوجی تیاری نہایت اہم چیز ہے۔ جب تک آپ جنگی فنون نہیں سیکھیں گے۔ کام کس طرح کریں گے۔ یہ صرف نفس کا بہانہ ہے کہ وقت پر ہم یہ کام کر لیں گے۔ میں جماعت پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے ایمان کو سلامت رکھنا چاہتی ہے۔ تو وہ اس کام میں بھی حصہ لے وہ چیزیں جن کو اسلام نے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک جہاد بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جہاد میں جو شخص پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنمی ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا بے دین لوگ بھی حمیت جاہلیت اور وطن کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں اور اب جبکہ سینکڑوں سال کی غلامی کے بعد ہم آزاد ہوئے ہیں۔ اور ایسے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ کہ اسلام کو سر اٹھانے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ ہم اگر اپنے غلط احساسات کو لئے چلے جائیں۔ تو یہ تباہی والی بات ہوگی۔ پاکستان کی حکومت پاکستانیوں کی حکومت ہے۔ اور [illegible] اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی [illegible] میں جا کر اپنی نسبت کو پورا کریں۔ اور جنگی فنون سیکھیں۔ یہ ایمان سے پہلی چیز [illegible] آتا ہے۔ اگر یہ پہلی چیز [illegible]

ایمان کس طرح آئے گا۔ جماعت کی موجودہ سستی زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے جماعت کو اپنے ملک اور عزت کی حفاظت کے لئے فنون جنگ سیکھنے کے لئے جلد از جلد اپنی آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔

درویشان قادیان کی پاکیزہ زندگی

مکرم ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی کی تقریر

دہلی ۲۴ مارچ ۱۹۵۰ء۔ مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی نے قادیان کے تازہ حالات بیان فرمائے۔ ملک صاحب موصوف ۱۲ مارچ کو ایک دن کے لئے گورنمنٹ ہند کی اجازت سے قادیان کی زیارت کے لئے مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر مبلغ عدن کے ہمراہ قادیان تشریف لے گئے تھے۔ اور ۲۲ مارچ کو واپس آئے۔ متواتر بارش کی وجہ سے مکرم ملک صاحب کو قادیان میں زیادہ گھومنے کا وقت نہ مل سکا۔ مگر جس حد تک وہ وہاں کے جاں نثار درویشوں کی زندگی کا مطالعہ کر سکے۔ اس کو بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ دن رات عبادت میں لگے رہنا اپنے مقصد کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا اور اپنے آپ کو اسلام کا ایک ستون سمجھ کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت مشغول رہنا یہ ان کا پروگرام ہے۔ جس میں وہ آٹھوں پہر مشغول رہتے ہیں۔ اگر ہم میں بھی یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تو دنیا بہت جلد فتح ہو جائے۔

ملک صاحب پر ہمارے درویشوں کی پاکیزہ زندگی کا اتنا اثر تھا۔ کہ بعض دفعہ ان کی آواز رقت کی وجہ سے بھرا جاتی تھی۔ تقریر نہایت سکون اور اطمینان سے سنی گئی۔

تقریر کے بعد مکرم مولانا تاج الدین صاحب فاضل صدر جلسہ نے فرمایا ہمیں قادیان سے محبت ہے۔ اور ہر احمدی کو محبت ہونی چاہیے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اسے یاد کر کے رہ جائیں۔ ہمیں وہ باتیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں جن کے ذریعہ ہم قادیان کو دوبارہ لے سکیں۔ درویشان قادیان کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا ہی ہماری محبت کی حقیقی علامت ہے۔

(سلطان۔ پیر کوٹی واقف زندگی)

ربوہ کی مقدّس سرزمین میں جماعت احمدیہ کی اکتیسویں (۳۱) مجلس مشاورت کا انعقاد

پاکستان کے علاوہ یورپ۔ افریقہ بلاد عرب اور امریکہ کے تیرہ (۱۳) نمائندوں کی شرکت۔ مختلف امور کے متعلق اہم فیصلے

مرتبہ:۔ خورشید احمد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی اکتیسویں (۳۱) مجلس مشاورت مورخہ ۷ر ماہ شہادت بعداز نماز جمعہ بمقام ربوہ شروع ہوکر مورخہ ۹ر ماہ شہادت بروز اتوار بخیر وخوبی ختم ہوئی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو اپنے محبوب آقا اور امام کے حضور حاضر ہوکر اسلام اور احمدیت کی آئندہ ترقی کے بارے میں اپنے خیالات پیش کرنے اور حضور کے زندگی بخش ارشادات سنکر اپنے ایمانوں کو جلا دینے کا موقع عطا فرمایا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ مجلس نے علاوہ دیگر متعدد اہم فیصلوں کے آئندہ سال کے لئے ۲۱۸۲۱۷۶۵ روپے کا بجٹ آمد وخرچ منظور کیا۔

حسب معمول مجلس مشاورت کی کارروائی اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ شروع کی گئی۔ اور دعاؤں کے ساتھ ہی اس کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری کارروائی خالص اسلامی روح کی آئینہ دار تھی۔ جس میں ایک طرف تو نمائندگان کو ہر معاملے میں پوری آزادی مگر ادب واحترام کے ساتھ اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا تھا۔ اور دوسری طرف پوری بشاشت کے ساتھ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔ نمائندگان کی کل تعداد ۳۷۷ تھی۔ مشاورت کا انتظام نصرت گرلز ہائی سکول کے صحن میں سائبانوں کے نیچے کیا گیا تھا۔ جن میں پاکستان کے طول وعرض کے علاوہ متعدد بیرونی ممالک مثلاً مغربی افریقہ مشرقی افریقہ۔ امریکہ۔ سپین۔ شام، مصر اور ہالینڈ وغیرہ کی احمدیہ جماعتوں کے تیرہ نمائندے بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ ۱۰۳۵ زائرین کے لئے بھی ٹکٹ جاری کئے گئے تھے۔ جن کے لئے الگ جگہ مخصوص تھی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کی طبیعت ایک لمبے عرصہ سے گلے کی تکلیف کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ حضور نے مشاورت کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر ارشاد فرمائی اس میں اس خدشہ کا اظہار بھی فرمایا تھا۔ کہ ممکن ہے حضور کارروائی میں پوری طرح حصہ نہ لے سکیں۔ مگر یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ حضور تینوں دن اول سے آخر تک کارروائی میں شریک ہوکر ہر معاملے میں نمائندگان کی مناسب راہنمائی فرماتے رہے۔ اور اس طرح تینوں دن احباب کو حضور کے ارشادات سننے کا موقع ملتا رہا۔ صرف ۸ر اپریل کی شب کو حضور کی طبیعت بخار۔ ضعف اور سردرد کی وجہ سے زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے رات کو اجلاس ہونے کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اسے منسوخ کرنا پڑا۔

احباب کو ان دنوں خصوصیت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

پہلے دن کی کارروائی

۷ر ماہ شہادت۔ بعد از نماز جمعہ اڑھائی بجے کارروائی شروع کی گئی۔ اولاً مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ جس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"کارروائی شروع کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرلی جائے کہ وہ ہماری مدد فرمائے۔ جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اسے بجا لانے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کو معاف کرتے ہوئے ان تمام فتنوں اور رکاوٹوں کو آپ دور فرما دے۔ جو ہماری راہ میں حائل ہیں۔ اور ہمیں اس قابل بنا دے۔ کہ ہم اس کے فضلوں کو جذب کرسکیں اور اس کی مہربانی اور عنایت کے مستحق بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو طاقت سے بدل دے۔ ہماری جہالتوں کا اپنے علم سے ازالہ فرمائے۔ اور آپ ان راستوں کی طرف راہنمائی فرمائے۔ جس سے ہم اسلام اور احمدیت کی خدمت کرسکیں۔ ہم وہ نہ ہوں جو دنیا میں آتے ہیں رہتے ہیں۔ اور مر جاتے ہیں۔ مگر نہ ان کے آنے سے دنیا میں کوئی تغیر ہوتا ہے۔ اور نہ ان کے جانے سے دنیا کو کوئی نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ ہم وہ ہوں۔ کہ جن کے آنے سے دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر ہو۔ اور جن کا جانا دنیا کے لئے ایک قیامت کا نمونہ ہو۔ مگر ہم اپنے جانے کے ساتھ ہی ایک ایسی نئی پود بھی تیار کر جائیں۔ جو اس بوجھ کو اٹھانے والی ہو۔ جو ہم نے اٹھایا۔ اور جو کسی صورت میں بھی ہم سے کم خدا کے دین کی خدمت کرنے اور خدا سے محبت کرنے والی نہ ہو۔ بلکہ اس کا قدم آگے کی طرف ہی بڑھتا چلا جائے۔

پھر یہ بھی دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ ہمیں اپنے نیک ارادوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کرے۔ جو کہتے تو ہیں مگر کرتے نہیں۔ بلکہ ہم ان لوگوں میں سے ہوں۔ کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ کرکے دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا اور حقیقی مومن بنائے۔ دنیا کی نظروں میں بھی اپنی نگاہوں میں بھی اور خدا کی نگاہوں میں بھی۔ آمین۔"

اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھاکر لمبی دعا فرمائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔

دعا کے بعد حضور نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ احباب اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ تقریر کے بعد ایجنڈے پر غور کرنے کیلئے مندرجہ ذیل چار سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔ (۱) سب کمیٹی نظارت بیت المال۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم شیخ محمود الحسن صاحب اور سکرٹری مکرم راجہ علی محمد صاحب مقرر ہوئے۔

(۲) سب کمیٹی نظارت تعلیم وتربیت تبلیغ وامور عامہ۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور سکرٹری چوہدری عبد السلام صاحب اختر مقرر ہوئے۔

(۳) سب کمیٹی امور عامہ۔ اس کے صدر مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اور سکرٹری مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مقرر ہوئے۔

(۴) سب کمیٹی نظارت علیا:۔ اس کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ اور سکرٹری مکرم مولٰنا جلال الدین صاحب شمس مقرر ہوئے۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ (باقی)

انتقال

مکرمی چوہدری فضل داد صاحب جو چک ۱۲۶ رکھ برانچ موسومہ کمبوہ تحصیل وضلع لائل پور کے رہنے والے تھے۔ ۳½ ماہ لگاتار دمہ کی بیماری سے بیمار رہ کر ۳/۵۰ بوقت صبح اپنے چک میں ۷۸ سال کی عمر میں فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ۱۸۹۵ء سے بیعت کا شرف حاصل تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ ۱۹۳۸ء میں وصیت کی اور اپنی جائیداد ملکیتی ۵۰ کلہ ⅒ حصہ ۵ کلہ اپنی زندگی میں ہی بحق صدر انجمن احمدیہ کر کے قبضہ دے دیا تھا۔ مرحوم بہت بڑے مخلص اور اعلیٰ درجہ کے صالح انسان تھے۔ آپ کی نعش صندوق میں بند ہوکر ۳/۵۰ کو بوقت شام ربوہ پہنچی۔ اور ۳/۵۰ کو آپ کا جنازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ربوہ میں پڑھایا۔ اہالیان ربوہ کی بہت بڑی تعداد نے جنازہ میں شامل ہوکر مرحوم کے لئے دعا کی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ درد نقرس کے جنازہ نہ پڑھا سکے۔ مرحوم کو موصیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار شیخ محمد دین جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ربوہ۔

احراری شیعہ صاحبان کو کیا سمجھتے ہیں؟

شیعہ لیکچرار علامہ محمدؐ بشیر صاحب آف ٹیکسلا کی تقریر

احمد نگر ضلع جھنگ میں مقامی شیعہ احباب کے زیر اہتمام ان کے جلسہ میں شیعہ جماعت کے مشہور مبلغ مولوی محمدؐ بشیر صاحب آف ٹیکسلا نے تقریر فرمائی۔ اور مملکت پاکستان میں فرقہ بندی اور تشتت کو ہوا دینے والے چند سیاسی قسم کے ملّاؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

شیعہ بھائیو! آج پاکستان میں احرار یا عطاء اللہ شاہ بخاری اگر مرزائیوں کے خلاف تقریریں کر کے اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ تو اے بھائیو تم یہ مت سمجھو کہ تم ان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہو گے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ وہ تمہارے متعلق ایسا نہیں کر رہے۔ خود عطاء اللہ شاہ بخاری کا نعرہ بعض جگہ یہ رہا ہے کہ فتنہ رفض کو کچل دو اور اس کا قلع قمع کرو۔ جب عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنے اس مشن کا اظہار کیا کہ آؤ سنی اور شیعہ مل کر مرزائیوں کا قلع قمع کر دیں اور انہیں مٹا دیں تو میں یہی سمجھا تھا کہ اس کا مطلب ہرگز اسلام کی خدمت نہیں ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ کوئی مذہبی مقصد نہیں تھا۔ اگر عطاء اللہ شاہ بخاری کو اسلام کی خدمت مقصود تھی تو مرزائیوں کو مٹانے کا نمبر تو بعد میں آتا ہے ان سے مقابلہ کرنے کا وقت تو بہت آخر میں ہے سب سے پہلا جھگڑا تو لا الٰہ الا اللہ کا ہے۔ کیا آج پاکستان میں توحید کے مقابلہ میں تثلیث نہیں۔ کیا عطاء اللہ یا اس کے ساتھیوں نے کوئی ایسی بھی کوشش کی ہے کہ وہ تثلیث کے فتنہ کو کم کر دیں۔ اور بتائے کہ اس نے کتنی دفعہ لا الٰہ الا اللہ کو بچانے کی سعی کی۔ لہٰذا سب سے پہلے تو لا الٰہ الا اللہ کو بچاؤ۔ اس کے بعد سرور کائنات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے درجات کا سوال آتا ہے اور پھر ان کی نبوت سے پہلے ان کے نوری اور بشری ہونے کا جھگڑا ہوگا کہ آیا آپ نوری تھے یا بشری۔ جب یہ قضیہ چکا دو گے تو پھر کوئی اور اختلافات آئیں گے اور ان سب کے بعد پھر جا کر کہیں نبوت کے ختم ہونے یا جاری ہونے کا سوال پیدا ہوگا۔

لہٰذا اگر عطاء اللہ شاہ بخاری یا دوسرے احراری لیڈروں کا مشن سچا ہے اور وہ سچے طور پر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں تو کیا میں ان سے پوچھوں کہ کتنے سنی آجکل قرآن پر عمل کرتے ہیں اور کیا سب احراری قرآن مجید کے حکم پر عمل کرتے ہیں

بالکل نہیں۔ تو جب خود ان کی اپنی یہ حالت ہے تو انہیں یہ چاہیئے کہ اپنے ماحول کی اصلاح تو کر لیتے اور اپنے بھائی بندوں کو پاک کر کے اسلام کی خدمت کیلئے میدان میں اترتے۔

مولوی محمدؐ بشیر صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا:۔

ایک جگہ جہاں احرار کا جلسہ ہو رہا تھا ہمیں بھی دعوت دی گئی اور ہمیں بھی تقریر کیلئے بلایا گیا۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں گئے۔ خوب تقریریں ہوئیں مرزائیت کی خوب مذمت کی گئی۔ دھواں دھار لیکچر اس پر کئے گئے۔ ہماری تعریفیں کی گئیں۔ لیکن اس کے بعد دوسرے جلسہ میں جہاں شیعہ مولوی صاحب ساتھ نہ جا سکے تو وہیں عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں یہ کہنا شروع کر دیا کہ رافضیوں کو قتل کرنا ثواب ہے اور یہ سب واجب القتل ہیں۔ میں نے تمام وہ مقامات جہاں جہاں عطاء اللہ شاہ نے ایسا کہا ہے۔ نوٹ کر کے گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر کی خدمت میں بھجوا دیئے ہیں۔ کہ دیکھیں اس شخص نے شیعوں کے متعلق فلاں فلاں جگہ اس طرح کہا ہے۔

ریاست بہاولپور میں ایک جگہ جہاں اس نے ایسی ہی تقریریں کی تھیں۔ تاکہ مسلمانوں میں باہمی فساد ہو۔ وہاں ہمارے مولانا محمدؐ اسماعیل صاحب بھی گئے تھے۔ اور میرا بھی وہاں ۱۷، ۱۸ مارچ کو لیکچر ہوا ہے۔ تو جب میں وہاں گیا۔ تو ریاست کے بڑے بڑے لوگ میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریروں میں بڑے اشتعال سے ان باتوں کو دہرایا ہے۔ کہ شیعہ لوگ بے ایمان ہیں۔ یہ بت پرستی کرتے ہیں۔ تعزیہ اور ذو الجناح کو پوجتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے کہا۔ مسلمانو! میرا اس تقریر سے صرف یہ مطلب ہے۔ کہ ان نام نہاد مسلمان لیڈروں کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے اس اتحاد کو پارہ پارہ کر دیں۔ جس اتحاد اور اتفاق سے انہوں نے پاکستان کو حاصل کیا تھا۔ یاد رکھو ہندوستان کشمیر کی گذشتہ جنگ سے یہ خوب اندازہ لگا چکا ہے۔ کہ وہ پاکستان کو زور بازو سے زیر نہیں کر سکتا۔ لہٰذا پاکستان کو کمزور کرنے کا سب سے عمدہ ذریعہ یہی ہے کہ اس کے رہنے والوں میں پھوٹ ڈال دی جائے۔ لیکن مسلمانو! تم ہوشیار رہو۔ اور یاد رکھو اگر تم نے اب پاکستان کو بچانا ہے۔ تو صرف اسی اتحاد کی برکت سے بچا سکو گے۔ جس اتحاد سے تم نے حاصل کیا تھا۔ لہٰذا اے بھائیو۔ تمہیں ایک نہایت ضروری بات بتا دوں۔ کہ وہی لوگ آج کل میدان میں اترے ہیں۔ جو کل پاکستان کے مقصد کے خلاف تھے۔ جو مسلم لیگ کے مخالف تھے۔ جو پاکستان کے مطالبہ کے خلاف ہمارے ساتھ الیکشن لڑتے رہے۔ جو متحدہ ہندوستان کے بارے میں کانگرس کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بنے رہے۔ وہ پاکستان بننے کے بعد بھی پہچانے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اے شیعہ۔ سنی بھائیو کسی بھی بھیس میں وہ آئیں۔ ان کا اعتبار نہ کرنا۔

آپ نے کہا بھائیو! بے شک مذہب تمہارا ہر ایک کا جدا جدا ہے۔ کوئی چکڑالوی ہے۔ شیعہ ہے۔ سنی ہے۔ مقلد ہے۔ غیر مقلد ہے۔ بہر حال ملک تو تم سب کا ایک ہے۔ بے شک ہر فرقے کو یہ حق ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنے اپنے عقائد کی تبلیغ کرے۔ اور دلائل سے اپنی برتری ثابت کرے۔ شیعہ سنیوں کو تبلیغ کریں۔ اور سنی شیعوں کو تبلیغ کریں۔ لیکن یہ خوب یاد رکھو۔ کہ ان جگہوں پر تو بے شک تم مختلف ہو۔ لیکن ملکی معاملات میں تم سب مسلمان ہو۔ کیا تمہیں مشرقی پنجاب کے واقعات بھول گئے۔ ہندو نے قطعاً یہ تمیز نہیں کی۔ کہ تم شیعہ ہو یا سنی ہو۔ یا احمدی ہو۔ اور اب بھی جب لڑائی ہوئی۔ تو وہ یہ نہیں دیکھیں گے۔ کہ یہ شیعہ ہے یا سنی۔ وہ یہی دیکھیں گے۔ کہ یہ مسلمان ہے۔

لہٰذا میرے بھائیو! سوچو اور سمجھو۔ اب ان لوگوں کے سیاسی دام میں نہ پھنسیئے۔ اور کانگرس کے اس مقصد کو کبھی پورا نہ ہونے دیجئے۔ کہ پاکستان کے لوگوں میں پھوٹ ڈال کر اسے تباہ کیا جائے۔ مسلمانوں کو اب اپنے گھر کے بھیدی دشمنوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اور مجھے اب یہ خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ مسلمان ان سب کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ پہچانتے ہیں۔ اور وہ اب ان کے دھوکہ میں کسی طرح نہیں آئیں گے۔

(سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمدؐ نگر)

یورپ اور امریکہ میں اسلام کے دو نئے مستقل مراکز

مسجد ہالینڈ و مسجد امریکہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہالینڈ کی مسجد احمدی عورتوں کے چندے سے اور امریکہ (واشنگٹن) کی مسجد احمدی مردوں کے چندے سے تعمیر کی جائے گی۔ خدا تعالےٰ کا یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کی ایسی مستقل بنیادیں قائم کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ان ممالک میں ہدایت اور روشنی کا سرچشمہ رہیں گی۔ اور ان کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو بھی قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ یہ دونوں تحریکات بھی بیرونی ممالک میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مستقل تبلیغی سکیم کا حصہ ہیں۔ جن میں جماعت کے ہر مرد و عورت کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ دفتر کی طرف سے تمام جماعتوں اور لجنات اماء اللہ کی خدمت میں وعدوں کے فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

اعلان نکاح

۷ر اپریل۔ بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد ربوہ میں قریشی بشیر احمدؐ صاحب دہلوی ابن حضرت منشی عبد العزیز صاحبؓ مرحوم کا نکاح امۃ البشیر بیگم صاحبہ بنت بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر مری کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین (نامہ نگار خصوصی الفضل)

ہر ذی استطاعت احمدیؐ کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

ماہ فروری ۱۹۵۰ء کی مساعی کا خلاصہ

(۳)

اطفال

کنال ڈیرہ۔ اطفال احمدیہ کی تعداد صرف دو ہے
قلعہ صوبہ سنگھ۔ اطفال ۱۲ کے قریب ہیں جو کہ نمازوں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ اطفال کا ریکارڈ ۶۵/۱۰۰ ہے
ربوہ (بلاک ب) اطفال کی تعداد کافی ہے۔ اطفال ذہین اور ہر کام کو اچھی طرح کرنے والے ہیں اور کھیلوں میں نمایاں حصہ لیتے ہیں
شاہدرہ۔ اطفال تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ نماز کا سبق بھی یاد کرتے ہیں
سیالکوٹ چھاؤنی۔ اطفال کی تعداد گیارہ ہے اور ان کی تربیت اچھی طرح کی جا رہی ہے
ربوہ (حلقہ ا) اطفال کی تعداد کافی ہے۔ پروگرام کے مطابق ان کی تربیت کی جاتی ہے
احمد نگر۔ اطفال کا تقریری مقابلہ ہوا اور انعامات دیئے گئے۔
رسالپور۔ اطفال کو نماز باترجمہ پڑھائی جاتی ہے
محمود آباد (ضلع جہلم) اطفال کو قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے۔
جہلم۔ اطفال مسجد میں آتے رہتے ہیں۔ گو ابھی تک مکمل طور پر منظم نہیں کیا گیا۔
ملتان۔ اطفال احمدیہ کی تعداد ۲۳ ہے جو کہ جلسوں میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ لٹریچر کی تقسیم کا کام بھی انہیں سے لیا گیا۔

متفرق مساعی

قلعہ صوبہ سنگھ۔ یوم مصلح موعود اور تحریک جدید کے جلسے کئے گئے
ربوہ (بلاک ب) ہر جمعرات کو روزہ رکھنے کا پروگرام بنایا گیا۔
منٹگمری۔ گروپ بنا کر تحریک جدید کے وعدے وصول کئے گئے۔
بدوملہی۔ تحریک جدید کے وعدہ جات مرکز کو بھجوائے گئے۔
سیالکوٹ چھاؤنی۔ چندہ مدرسہ احمدیہ جمع کر کے مدد دی گئی۔ الا چندہ تحریک جدید ارسال کیا گیا۔
لائلپور۔ تحریک مسجد میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی گئی۔
کراچی۔ یوم مصلح موعود کو ۶ وفد چندہ لینے کے لئے مختلف محلوں میں بھیجے گئے۔

حافظ آباد۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کے لئے دعائیں کی گئیں۔
ڈرگ روڈ۔ تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام خدام نے اپنے وعدے لکھوائے۔
محمود آباد (جہلم) ۲/۵ کو بعد نماز عشاء جلسہ کیا گیا۔ تحریک جدید پر روشنی ڈالی گئی۔ اور ۲۰/۲ کو بھی یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جس میں خدام نے تقاریر کیں۔
نیروبی (مشرقی افریقہ) خدام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات برائے تحریک جدید پڑھ کر سنائے گئے فہرست عنقریب تیار کر کے بھیجی جائے گی اور مسٹر انگریز نومسلم احمدی کے اعزاز میں اور مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل کو الوداعی پارٹی خدام الاحمدیہ نے دی۔ خدام الاحمدیہ نے دو میٹنگیں کیں۔
قادیان۔ ہندوستان کی تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ اپنے ہاں مجلس قائم کریں اور بجٹ تیار کر کے بھیجیں۔ ۳۲ خطوط لکھے گئے۔ جن میں خدام کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس وقت تک سولہ مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ جو مجالس قائم ہو چکی ہیں ان کے چندے باقاعدگی سے آ رہے ہیں۔ تمام جماعتوں کو اطلاع دی گئی کہ وہ اپنے ہاں جلسے کریں اور تحریک جدید کے وعدے مرکز میں بھجوائیں۔
سکھر۔ طلباء ترکی وفد کو اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ پیش کی گئی۔
جہلم۔ خدام کی ڈیوٹی سینما پر لگائی گئی۔ تاکہ کوئی خادم سینما نہ دیکھے۔
فضل عمر ہوسٹل۔ خدام نے دو دن روزے رکھے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے اور آنے والے مصائب میں پاؤں ڈگمگا نہ جائیں۔

دفتر مرکزیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں آمد و روانگی ڈاک کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

آمد مقامی ۹۴ — آمد بیرون ۲۰۳
روانگی مقامی ۱۱۰ — روانگی بیرون ۴۸۷

جملہ مجالس کو مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔
ا۔ بر وقت رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔
ب۔ خدام کی آمد کے لحاظ سے شرح کے مطابق بجٹ کا آنا اور پھر باقاعدہ وصولی ضروری ہے۔
ج۔ تبلیغ کر سکنے والے خدام کی فہرست بھجوائی جائے
د۔ تحریک جدید کے متعلق جلد جلد وعدے حاصل کئے جائیں کوشش کی جائے کہ کوئی خادم رہ نہ جائے
ھ۔ جن مقامات پر مجالس قائم نہیں ہیں وہاں مجالس کے قیام کے لئے خطوط لکھے گئے اس کے علاوہ مجالس کی رپورٹوں پر ریمارکس بھجوائے گئے۔ اور کام کرنے کا طریق بتایا گیا دفتر میں موصول ہونے والے ہر خط کا جواب دیا گیا۔

جن مجالس میں لٹریچر نہیں تھا ان کو وہ لٹریچر جو دفتر میں موجود تھا بھجوایا گیا۔ نیا لٹریچر تیار کیا جا رہا ہے۔

جن مجالس کے عہدیداران کا تقرر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا تھا ان کی اطلاع دی گئی

اس عرصہ میں آمد و خرچ کی رفتار حسب ذیل رہی

نام امانت	بقایا سابقہ	آمد ماہ رواں	میزان	خرچ	بقایا
مجلس خدام الاحمدیہ	۱۶۵/۶/۳	۲۹۰/۱۱/۳	۴۷۲/۱/۶	۸۳/-	۳۸۸/۱/۶
ریزرو فنڈ	۱۸۱/۲/-	۱۵/-/-	۱۹۶/۲/-	۱۴۳/-	۱۵۴/۲/۳
تعمیر دفتر	۲۵۹/۶/-	۷۳/۲/۳	۳۳۲/۹/۳	۸/۳ [illegible]	۳۲۶ [illegible]

ماہ فروری میں ۳ نئی مجالس قائم ہوئیں

نائب مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مخلصین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کیلئے (جس کی تعمیر انشاء اللہ بہت جلد دار الہجرت ربوہ میں شروع ہو جائے گی) چندہ جمع کرنے کی غرض سے میں نے اپنے سکول کے بعض احباب کو دوستوں کی خدمت میں بھجوا دیا ہے جو انفرادی طور پر اور وفود کی صورت میں دورہ کر رہے ہیں۔ امید ہے مخلصین سلسلہ اپنے مرکزی ادارہ کی تعمیر میں (جس کے لئے زر کثیر کی ضرورت ہے) حسب معمول دل کھول کر حصہ لیں گے۔ میرے رفقاء کار (جن کے پاس مطبوعہ رسید بکیں موجود ہیں) اس وقت تک جن جن جماعتوں یا احباب سے مل چکے ہیں ان کے متعلق جذبات تشکر سے معمور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مخیر احباب کو جزائے خیر دے اور باقی دوستوں کو بھی اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس کار خیر میں جو در اصل صدقہ جاریہ کا رنگ رکھتا ہے حسب توفیق شمولیت اختیار کر سکیں۔

طلباء اور اساتذہ کے ذریعہ سے فراہم شدہ چندہ کی مفصل فہرست میں انشاء اللہ عنقریب شائع کرا دوں گا۔ یہ چندہ صدر انجمن احمدیہ (ناظر صاحب اعلیٰ) کی اجازت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کی تعمیل میں فراہم کیا جا رہا ہے۔

موسم بہار کی تعطیلات کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ انشاء اللہ ۱۵ اپریل بروز ہفتہ کھل رہا ہے احباب کرام کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو سکول کھلتے ہی ہمارے ہاں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

نیز مجھے دوستوں سے یہ توقع ہے کہ اب کے وہ اپنے ہونہار اور ہوشیار طالب علموں کو بالخصوص یہاں بھجوائیں گے تا کہ ان کے اپنے قومی سکول کا تعلیمی معیار بلند سے بلند تر ہوتا رہے۔ کیونکہ احباب کو معلوم ہے کہ کمزور طلباء بجائے اس کے کہ اپنے قومی ادارہ کی ترقی کا موجب ہوں بدنامی کا باعث بنتے ہیں

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

اوّل۔ جملہ احباب کی اطلاع کیلئے تحریر خدمت ہے کہ مارچ ۱۹۵۰ء کا حساب بورڈران بھجوایا جا چکا ہے کہ اگر کسی دوست کو نہ ملا ہو تو دفتر سے نقل کاپی منگوا لیں۔ سکول موسم بہار کی رخصتوں کے بعد ۱۵ اپریل کو کھل رہا ہے اس لئے بچوں کو ۱۳ اپریل کو پہنچ جانا چاہیئے تا کہ سہولت کے ساتھ ان کی جگہ وغیرہ مقرر کی جا سکے۔ نیز احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کا بقایا اور آئندہ اخراجات کے لئے دو ماہ کا پیشگی خرچ بھی بھیج کر ممنون فرمائیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ شروع سال میں کتب اسٹیشنری کا زائد خرچ ہوتا ہے۔ بہر حال روپے کا آنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بورڈنگ ہاؤس کے کاروبار میں روک بنتی ہے۔

دوئم اکثر احباب اخراجات بورڈنگ ہاؤس کے متعلق دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ آجکل حصہ مڈل کے طالب علم کیلئے ۲۰ روپے اور ہائی کے لئے ۲۵ روپے ماہانہ اخراجات ہیں جس میں خوراک، حجام، دھوبی، فیس سکول و فیس بورڈنگ ہاؤس وغیرہ شامل ہیں۔ اگر بچہ سنبھل کر خرچ کرے تو اس سے کم بھی خرچ ہوتا ہے۔ جو احباب بچوں کو بھجوانا چاہیں وہ ہر بچہ کو ٹرنک، تھالی، گلاس، بستر بھی دیں۔ نیز لاہور، شیخوپورہ، سرگودھا، جھنگ اور گجرات کے طلباء اپنے ہمراہ چارپائی یا نواڑ

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس چنیوٹ

اپریل ۱۹۵۰ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

آپ کی قیمت اخبار تا حال موصول نہیں ہوئی۔ حالانکہ الفضل میں کئی بار عرض کیا جا چکا ہے کہ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ لہٰذا حسب خریداران کی طرف سے قیمت نہیں آئی وی۔ پی ارسال خدمت ہے۔ مہربانی فرما کر وی پی وصول کر کے مشکور فرمائیں۔ اگر قیمت نہ آئی تو اخبار مجبوراً روک لیا جائے گا۔

مینجر

۲۰ اپریل ۱۹۵۰ء

۱۸۹۲ - ڈپٹی محمد حسین صاحب
۲۱۹۰ - میاں ابراہیم صاحب
۲۱۷۴ - کلیم اللہ صاحب
۳۸۰۷ ملک صاحب
۹۲۳۶ حاجی صاحب
۲۰۳۴ - بابو غلام حسین صاحب
۱۹۸۶۷ میاں محمد شفیع صاحب
۲۰۸۲۸ نذیر احمد صاحب
۲۰۸۸۷ بشیر علی صاحب
۲۱۲۵۹ ماسٹر چراغ محمد صاحب
۲۱۲۶۳ - ڈاکٹر عبداللہ خانصاحب
۲۱۲۷۴ - مرزا بشیر احمد صاحب
۲۱۶۶۹ فضل محمد صاحب
۲۱۳۵۱ محمود احمد صاحب
۲۱۶۷۲ عبدالرحمٰن صاحب
۲۱۶۷۳ مظفر احمد صاحب
۲۱۶۷۹ محمد عبدالخالق صاحب
۲۱۶۸۰ شبنم صاحب
۲۱۶۸۳ ایم غلام صاحب
۲۱۶۹۳ ملک افتخار احمد صاحب
۲۱۷۰۱ جلال الدین صاحب

۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء

۲۱۷۰۲ راجہ محمد افضل صاحب
۶۷۴۵ غلام محمد صاحب
۹۵۵۴ مرزا رشید احمد صاحب
۱۰۹۳۰ میر حمید اللہ صاحب
۲۰۵۱۵ والدہ مبارک احمد صاحب
۲۰۶۳۷ محمد صادق صاحب
۲۰۹۷۵ محمد ابراہیم صاحب
۲۱۹۳۱ عبدالوہاب صاحب
۱۵۲۱۲ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۹۵۶۸ محمد صفر صاحب
۱۹۹۸۶ سید عبداللہ صاحب
۲۰۲۶۴ عبدالرشید صاحب
۲۰۴۴۲ عبدالحق صاحب
۲۱۲۲۲ دفعدار رسول احمد صاحب

۲۲ اپریل

۲۱۵۷۶ - اعجاز المبارک صاحب
۲۱۷۶۵ - غلام رسول صاحب

۲۳ اپریل

۲۱۱۰۰ - حبیب الرحمٰن صاحب
۲۱۳۶۷ - پیر محمد عالم صاحب
۲۱۵۲۴ - حکیم نظام الدین صاحب
۲۱۶۷۷ - عبدالحی صاحب

۲۴ اپریل

۱۰۵۲۵ نذیر حسین صاحب
۱۵۴۶۹ رشید احمد صاحب
۱۶۳۲۳ سید شرافت حسین صاحب
۱۷۰۳۵ شیخ جلال الدین صاحب
۱۷۱۰۱ عارف زمان صاحب
۲۰۷۸۸ چوہدری خداداد صاحب
۲۱۴۰۰ مولوی عبدالقادر صاحب
۲۱۶۷۰ انجمن احمدیہ لائبریری وزیر آباد

۲۵ اپریل

۲۰۳۴۵ ام داؤد صاحبہ
۲۰۴۴ نذیر حسین صاحب
۲۱۵۴۴ عبدالرحمٰن صاحب
۲۱۱۸۰ ماسٹر مولاداد صاحب
۲۱۴۷۲ عبدالمجید صاحب
۲۱۴۷۸ مبارک احمد صاحب
۲۱۴۸۲ عنایت اللہ صاحب
۲۱۷۱۹ میاں عبدالعزیز صاحب

۲۷ اپریل

۱۲۱۵۳ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۱۱۹۱۱ - شیخ انوار احمد صاحب
۲۱۲۸۵ محمد امین صاحب
۲۱۳۴۰ چوہدری حسین خانصاحب
۲۱۳۷۰ تاثیر صاحب
۲۱۲۶۸ منور شاہ صاحب
۲۱۷۳۱ مولوی عبدالکریم صاحب
۲۱۷۲۲ غلام نبی صاحب
۲۱۸۶۶ مبارکہ بیگم صاحبہ

۲۹ اپریل

۲۰۲۹۰ - بشیر احمد صاحب
۲۱۴ - منشی عبدالحق صاحب
۲۱۵۴۴ عبدالرحمٰن صاحب

۳۰ اپریل

۲۰۴۵ عظیم الدین صاحب
۵۷۴۲ محمد شریف صاحب
۸۲۳۹ غلام حسین صاحب
۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب

۱۱۸۸۷ سید لال شاہ صاحب
۱۵۵۰۱ انوار احمد صاحب
۱۵۸۲۳ ماسٹر رحمت اللہ صاحب
۱۶۲۴۸ کرامت اللہ صاحب
۱۶۸۶۸ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۶۸۹۸ ملک عبدالحق صاحب
۱۸۲۷۴ میجر حبیب اللہ صاحب
۱۸۳۵۴ محمد علی صاحب
۱۸۵۰۰ صوفی اقبال احمد صاحب

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات
با اختیارات اسپیشل کلکٹر

غلام حسین۔ لال و غلام علی پسران رحمت اقوام گوجر سکنہ مچھیانہ تحصیل گجرات

بنام

بیلا رام ولد نانک چند قوم آروڑہ سکنہ سادو کی تحصیل گجرات حال مشرقی پنجاب

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۱۸ ۵۰/۴ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

نوٹس!

تمام موٹر گاڑیوں کے مالکوں اور ڈرائیوروں کو نوٹس ہذا کی رو سے متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ برائے آئندہ اپنی گاڑیوں پر نہ اس قسم کے ہارن لگائیں یا بجائیں جو بے ضابطہ ہوں یا جن کے بجانے سے اس قسم کی آواز یا شور و شر پیدا ہو جو عوام کے لئے باعث تکلیف ہو۔ اس لئے اگر کوئی مالک یا موٹر ڈرائیور موٹر گاڑی مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء کے بعد اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا گیا تو اس کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

حسب الحکم سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس ضلع لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

دواخانہ خدمت خلق

ہمدردِ نسواں جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا چھوٹے بچے خصوصاً لڑکے فوت ہو جاتے ہیں ان کا مجرب اور کامیاب علاج قیمت نو ماہ کی دوائی انیس روپے ۱۹

فضل الٰہی جن عورتوں کو لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کا مجرب ہی کامیاب علاج ہے پہلے ماہ سے استعمال کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت نو ماہ کی دوائی صرف سولہ روپے ۱۶

اکسیر جنین جو لوگ روپیہ خرچ کر سکتے ہوں انہیں حب اٹھرا کے ساتھ یہ دوا بھی استعمال کروانی چاہیئے۔ اٹھرا کی گولیوں کے اثر کو بڑھانے والی دوا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے

روغن تحسین بال بڑھانے کا بہترین تیل قیمت سوا روپیہ۔ بارہ شیشی تیرہ روپے (۱۳/۰/۰)

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ نمبر ۲۰۸ سے خرید فرمائیں۔ نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کراچی میں دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ کی ادویہ ملنے کا پتہ:- جناب محمد عیسیٰ صاحب معرفت پاکستان سیمنٹ ڈپو لارنس روڈ کراچی

عرب ممالک نے مشترکہ دفاعی معاہدہ کا مسودہ تیار کر لیا
اسرائیل کی اقتصادی ناکہ بندی کو مضبوط کرنے کا فیصلہ

قاہرہ ۱۰ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب ممالک کے ماہرین نے حفاظتی معاہدہ کی تفصیلات طے کر لی ہیں۔ جس کے ماتحت تمام عرب ممالک بیرونی حملہ کے خلاف ایک سیاسی فوجی اور اقتصادی معاہدہ کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدہ کا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ اور عنقریب عرب لیگ کونسل میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس معاہدہ میں ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ جو عرب ملک اس پر دستخط نہیں کرے گا۔ اس کا اقتصادی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے گا۔

عرب لیگ کونسل نے اسرائیل کی اقتصادی ناکہ بندی کو مضبوط کرنے کی خاطر فیصلہ کیا ہے۔ کہ عرب ملکوں سے اسرائیل کو کسی قسم کا سامان یا جہاز جانے نہیں دیئے جائیں گے۔ عرب لیگ نے مزید فیصلہ کیا ہے۔ کہ جن جہازوں کا سفر یہ ہو گا۔ کہ وہ اسرائیل جا رہے ہیں۔ انہیں نہ سامان دیا جائے گا اور نہ ان پر سامان لادا جائے گا۔ جس شخص کے پاسپورٹ پر اسرائیل کا نام درج ہو گا اسے اجازت نہیں دی جائے گی۔

عرب لیگ نے بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کی تجاویز کا تعین اور فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ بین الاقوامیت کے قانون کے ماتحت بیت المقدس میں عرب اور یہودیوں کی تعداد میں وہی تناسب قائم رہنا چاہیئے جو ۲۹ر نومبر ۱۹۴۷ء میں یعنی فلسطین میں برطانوی انتداب ختم ہونے سے چھ ماہ قبل تک تھا۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں بیت المقدس میں ایک لاکھ یہودی اور دس ہزار عرب آباد تھے۔ فلسطینی قومیت رکھنے والے باشندوں کو شہریت کے پورے حقوق عطا کئے جائیں۔

عرب لیگ کونسل نے مزید فیصلہ کیا ہے۔ کہ بیت المقدس کی آبادی کی ملکیت زرعی اراضیات اور سکونتی جائیدادوں کا بھی وہی تناسب رہنا چاہیئے جو ۲۹ر نومبر ۱۹۴۷ء کو تھا۔

مشرقی اور مغربی بنگال میں اقلیتوں کے وزیر

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ سنڈے نیوز کا نامہ نگار رقمطراز ہے مسٹر لیاقت علی خان اور پنڈت جواہرلال نہرو کے درمیان اقلیتوں کے بارہ میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کی ایک شق کے مطابق مغربی بنگال اور آسام کی وزارتوں میں ایک ایک مسلمان وزیر اور مشرقی بنگال میں ایک ہندو وزیر مقرر کیا جائے گا۔

اٹلی میں امریکی ہتھیاروں کی درآمد

روم ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالوی وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو شخص معاہدہ اوقیانوس کے ماتحت امریکی ہتھیاروں کو جہازوں پر سے اتارنے میں مزاحمت کرے گا۔ اس کا چالان کر دیا جائے گا۔

اطالوی کابینہ نے مزید فیصلہ کیا ہے۔ کہ بندرگاہ کے مزدوروں کی ہڑتال کی صورت میں ہتھیاروں کو اتارنے کے لئے فوجیوں سے کام لیا جائے گا۔ کابینہ نے مقامی حکام کو بندرگاہ میں گڑبڑ کرنے والوں کے خلاف اقدام کرنے کی اجازت دی ہے۔

امریکہ سے اسلحہ کا پہلا کھوک اٹلی کے لئے روانہ کر دیا گیا ہے۔ اشتراکی اثر کی ٹریڈ یونینوں نے ان ہتھیاروں کو اتارنے کے خلاف احتجاج کے طور پر عام جلسے منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

سردار نشتر راولپنڈی میں

لاہور ۱۰ اپریل۔ آج گورنر پنجاب سردار عبدالرب نشتر راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ وہ وہاں دو روز قیام کریں گے۔ اگرچہ ابھی تک وہ قدرے مریض ہیں مگر پھر بھی سرکاری کام کرتے رہیں گے۔

کابل کی حکومت کو قبائلیوں کی تنبیہہ

پشاور ۱۰ اپریل۔ گذشتہ شب یہاں قبائلیوں کے ایک جرگہ نے جس میں دس ممتاز قبائلی لیڈروں نے شرکت کی افغانستان کی حکومت سے یہ اپیل کی کہ وہ پٹھانوں میں تفرقہ اندازی اور غیر اسلامی پروپیگنڈہ سے باز آ جائے۔ ورنہ ہم کو اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اقدام کرنا پڑیگا

اس جرگہ نے جو ریزولیوشن منظور کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے۔ کہ موجودہ نازک موقعہ پر مسلمانوں میں افتراق انگیزی کی کوشش جو کابل کی حکومت کر رہی ہے۔ اس سے قبائلی پٹھانوں میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جو کابل حکومت کے اس اقدام کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

دوسرے ریزولیوشن میں جرگہ نے اتحادی قوموں سے زور دیا ہے کہ کشمیر میں جلد سے جلد آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرائی جائے۔

امریکی محفوظ فوج میں توسیع کی جائیگی

واشنگٹن ۱۰ اپریل۔ امریکی فوج یہ منصوبہ باندھ رہی ہے کہ مزید ایک لاکھ کی محفوظ فوج بھرتی کی جائے تاکہ بوقت دفاع کی ضرورت پیش آنے پر اسے جلد طلب کیا جا سکے۔ یوں محفوظ فوج کی تعداد ۳۶۷۰۰۰ سپاہیوں اور افسروں تک پہنچ جائے گی۔

بحری منصوبہ بندی میں ڈینی تنظیموں کی مخالفانہ لڑائی کو مقدم سمجھا جائے گا۔

آگ سے ۱۴ ہلاک پندرہ زخمی

جنیوا ۱۰ اپریل۔ یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر تاواڑی میں ایک سہ پہر آگ لگ گئی۔ جس سے ۱۴ آدمی ہلاک اور پندرہ زخمی ہو گئے۔

بین المملکتی سمجھوتے پر اطمینان اور پسندیدگی کا اظہار پاکستان مسلم لیگ کا اجلاس

کراچی ۱۰ اپریل کل پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جلسہ چوہدری خلیق الزمان کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ میں لیاقت نہرو گفت و شنید کے بارے میں وزیر اعظم کا بیان سنایا گیا۔ اس بات کی دعا کی گئی۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں اس سمجھوتے پر عملدرآمد کریں۔ مجلس عاملہ نے اس فیصلہ پر بڑی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ کہ وہ دونوں ملکوں کی اقلیتوں کا مسئلہ حل کرنے کی غرض سے ملے گئے۔ اور گفت و شنید کامیاب رہی۔

اکیس اراکین میں سے چودہ اراکین موجود تھے مجلس کی دو نشستیں ہوئیں۔ ایک صبح کو اور دوسری شام کو۔ اقلیتوں کے سمجھوتے کے علاوہ میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات خان کے وضاحتی بیان پر بھی غور کیا گیا جو انہوں نے پارلیمنٹری پارٹی سے نکالے جانے کے سلسلہ میں مجلس عاملہ کو پیش کیا تھا۔ کل جب دوبارہ مجلس عاملہ کا جلسہ ہو گا۔ تو یہ سوال پھر زیر بحث آئے گا۔

آسٹریلیا۔ ملایا چیکوسلواکیہ۔ برطانیہ اور دیگر ممالک میں سرخ محاذ

لندن ۱۰ اپریل۔ یارک شائر پوسٹ نے کمیونسٹوں کے مقابلہ کی غرض سے نافذ ہونے والے قانون پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔ بڑا سوال یہ نہیں ہے۔ کہ آسٹریلوی کمیونسٹ ماسکو سے براہ راست احکام لیتے ہیں۔ اگر کمیونسٹوں نے کبھی اپنے مالی ذرائع کو اپنے مالی ذرائع کو الم نشرح کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو ممکن ہے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انہیں روس سے کوئی مالی مدد نہیں ملتی اس مسئلے سے قطع نظر کہ یہ لوگ کرملین یا کومن فارم سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ آسٹریلوی کمیونسٹ ایسی پالیسی پر چل رہے ہیں جسے روسی حکومت کے صرف وہ عناصر پسند کریں گے جو جمہوری طاقتوں کو نقصان پہنچانے کیلئے بہت مضطرب ہیں۔ جو بلی غلامی براہ راست ماتحتی کے برابر نقصان دہ ہے۔ کمیونسٹوں نے فرانس کی مزدور جماعتوں اور لنفیڈ کی جہازراں یونین میں غلبہ پا کر جو کچھ کیا اسے دیکھتے ہوئے اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ مزدور تحریک میں حصہ لینے والے کمیونسٹوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ ان ملکوں کی صنعتی ترقی کو روک دیا جائے۔ جہاں سوویٹ مفاد اس امر کا متقاضی ہو۔ لیکن ہر زندہ عنصر کی طرح جمہوریت کو اپنی حفاظت کا حق ہے۔

کمیونسٹوں نے اپنے منشور میں کہا ہے۔ کہ ملایا لیڈروں کے خلاف جو کارروائی ہو رہی ہے وہ حقیقت میں آزادی اور جمہوریت کے خلاف ایک جارحانہ اقدام کی حیثیت رکھتی ہے۔

"هیرلڈ" لکھتا ہے۔ "برطانوی کمیونسٹوں کی ریاکاری بہت نمایاں ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں جہاں دہشت انگیزی کی کوئی ایسی تحریک شروع ہوتی ہے جس سے سوویٹ کی خارجہ پالیسی کو تقویت پہنچتی ہو"

"ڈیلی ایکسپریس" لکھتا ہے کہ سرخ محاذ کے لئے چیکوسلواکیہ کی امداد اب غیر یقینی ہو گئی ہے۔ کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کو برخاست کیا گیا۔ اور کچھ غائب ہو رہے ہیں۔ یہ اس بات کے آثار ہیں۔ کہ چیک عوام کمیونزم سے نفرت کرتے ہیں۔

ملایا۔ ملایا کے بڑے بڑے ٹریڈ یونین رہنماؤں نے برطانوی کمیونسٹوں کی اس اپیل کی مذمت کی ہے۔ جو انہوں نے جہازیوں سے کی ہے اور کہا ہے کہ ملایا کو بھیجے جانے والے جنگی سامان کو اٹھانے سے احتراز کیا۔ ملایا ٹریڈ یونین کونسل کے صدر نے کہا۔ میں دہشت انگیزی کو آزادی کی تحریک قرار نہیں دے سکتا۔ یہ محض لوٹ مار کی تحریک ہے۔

(برٹش انفارمیشن سروس)

بقیہ صفحہ اول: مشترکہ معاہدہ

کی حفاظت اور حصول کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔ دونوں طرف ملاقاتی سرحدوں میں دخل اندازی۔ اشتعال جنگ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ایسے افراد اور اداروں کے خلاف سخت موثر قدم اٹھایا جائے گا۔ آج پارلیمنٹ میں اس بل کو پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا میں نے اس بل کی ایک ایک شق کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ "اسلامی حکومت" کے نام سے بے وجہ خائف ہونے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ ہمارا اسلامی تصور تمام شہریوں کے لئے برابری کے حقوق کا ضامن ہے۔ ہم اپنے معاشرے کی بنیاد آزادی مساوات اور معاشرتی انصاف پر رکھیں گے اور اس نام کے خلاف قرارداد مقاصد سے بالکل مختلف نہیں ہیں۔ آپ نے آخر میں اس امید کا اظہار کیا۔ کہ بھارت کے وزیر اعظم بھی اس معاہدے کی ہر شق پر میری ہی طرح عمل درآمد کرانے کا تہیہ رکھتے ہیں۔ سب سے آخر میں آپ نے عوام اور پریس سے اس سلسلے میں حکومت سے تعاون کی اپیل کی۔

پیرس ۱۰ اپریل۔ برطانوی حکام کو ایسی شہادت موصول ہوئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بیرجانو اور فرانسیسی اشتراکی شورش اور رسمی مدد ہو تیا تو میں کے ماتحت ملایا جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی یورپ کو اسلحہ روانہ کئے جانے میں توڑ پھوڑ کی کوشش میں مدد نہیں دیا